91983 ـ بدعتیوں سے شادی کرنا اور اولیاء کی شرط کا التزام

سوال

کچھ عرصہ قبل میں نے ایك لڑکی سے منگنی کی ہے لیکن میرا خاندان شروع میں اس رشتہ پر راضی نہ تھا؛ کیونکہ میرا اور لڑکی کا خاندان دونوں ایك گروہ سے نہیں (ہمارے علاقے میں جو گروہی نظام رائج ہے) لیکن اب معاملات صحیح ہیں.
میرے لیے مشکل یہ ہے کہ میرے والدین دیہات میں رہتے ہیں اور میں ملازمت اور تعلیم کی بنا پر دوسرے شہر میں رہتا ہوں، میری بیوی کے کچھ رشتہ دار بھی اسی بستی میں رہتے ہیں (اور وہ بھی اس رشتہ پر راضی نہ تھے، اس کا سبب وہی گروہی اختلاف ہے) میری ساس مصر ہے کہ شادی کے لیے شرط ہے کہ آپ جس شہر میں رہتے ہیں وہیں اپنا گھر خریدیں (میں مہینہ میں دو بار والدین کو ملنے جاتا ہوں) اور دوسری شرط یہ ہے کہ شادی کی تقریب میرے دیہات میں نہیں ہو گی اور یہ شرائط انہوں نے مجھے بتا بھی دیں ہیں، اور میں منگنی سے قبل انہیں پوری وضاحت کے ساتھ بتایا تھا کہ شہر میں گھر خریدنے کے لیے میرے پاس رقم نہیں ہے، لیکن میں گھر کرایہ پر لے سکتا ہوں، اور شادی دیہات میں ہی ہوگی.
لیکن اب وہ مصر ہیں کہ شادی کی تقریب شہر میں ہو گی اور شادی سے قبل میں گھر خریدوں، وگرنہ وہ منگنی توڑ دیں گے، اور میرے لیے یہ دونوں کام ہی مشکل ہي نہیں بلکہ محال ہیں، اسی طرح مجھے یہ پہلے ہی علم ہے کہ میرے والدین کسی اور جگہ شادی کی تقریب کرنے پر راضی نہیں ہونگے، یہ علم میں رہے کہ شادی کے بعد میرے شہر منتقل ہونے میں والدین میرا تعاون کرینگے، اور وہ لڑکی مجھے بہت پسند ہے اللہ سے میں نے بہت دعا کی ہے کہ وہ میرے نصیب میں ہو، اب مجھے خدشہ ہے کہ اگر میں نے ان کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا تو وہ منگنی توڑ دیں گے، لیکن میں اس لڑکی کو کھونا نہیں چاہتا، برائے مہربانی مجھے کوئی نصیحت کریں، اور کیا میں ان کے سامنے دونوں شرطوں کی وضاحت دوبارہ کر دوں ؟ برائے مہربانی ان شروط کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب و سنت کے مطابق میری راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کا یہ کہنا کہ: آپ کا اور آپ کی منگیتر کا خاندان دو مختلف گروہوں سے تعلق رکھتا ہے، اس کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں؛ بہر حال اگر تو گروہ سے آپ کی مراد قبیلہ اور خاندان اور نسب کی اصل و برادری ہے تو یہ معاملہ آسان

ہے اور ہم سے اس پر تنبیہ کا محتاج نہیں، اس موضوع کے بارہ میں آپ کو سوال نمبر (13780) کے جواب میں معلومات مل جائینگی آپ اس کا مطالعہ کریں.

لیکن اگر گروہ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ منگیتر کا خاندان ایسے گروہ سے تعلق رکھتا ہے جس کا عقیدہ آپ کے عقیدہ کے مخالف ہے ۔ ہمارا آپ کے بارہ میں خیال یہی ہے کہ آپ اہل سنت و الجماعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ تو یہاں ایك تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ اسلام کی طرف منسوب گروہ ایسے بھی ہیں جو اسلام سے خارج ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو صراط مستقیم سے گمراہ ہیں اور اہل سنت و الجماعت سے منحرف ہیں، اسلام سے خارج گروہ مثلا قادیانی، اسماعیلی، حلولی اور رافضی و شیعہ اور بریلوی ہیں، اور دوسرے مثلا اشاعرہ ماتریدیہ اور مرجئۃ ہیں.

اس لیے اگر تو آپ کی منگیتر کا عقیدہ ان فرقے اور گروہ جیسا ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ دین سے مرتد ہونے کے باعث وہ مشرك عورتوں کے حکم میں ہے.

اور اگر وہ کسی گمراہ فرقے جیسا عقیدہ رکھتی ہے تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن اس سے متنبہ رہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے شادی کرنے کی وصیت کی ہے؛ تا کہ خاوند اس کے ساتھ عقیدہ سے پرامن رہے، اور وہ اس عورت سے اپنے گھر والوں اور بچوں کے بارہ میں بھی امن میں رہے.

عمران بن حطان رحمہ اللہ جو کہ اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں نے ایك عورت سے شادی کی جو خوارج سے تعلق رکھتی تھی تا کہ اس عورت کی اصلاح ہو سکتے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا اور یہ شخص خارجیوں کا سردار اور امام بن گیا.

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (4 / 214).

اس لیے ہمارے سلف رحمہ اللہ نے بہت سختی سے بدعتیوں اور صاحب اہواء کے ساتھ بیٹھنے سے منع کیا ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ:

اہل اھواء کے ساتھ مت بیٹھو کیونکہ ان کے ساتھ بیٹھنا دل کو بیمار کر دیتا ہے "

دیکھیں: تفسیر الطبری (4 / 328).

اور ابو الجوزاء کہتے ہیں:

" مجھے خنزیر کے ساتھ بیٹھنا اہل اھواء کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے "

دیکھیں: الابانۃ تالیف ابن بطۃ (2 / 438).

اور ابو قلابۃ کہتے ہیں:

" اہل اھواء کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ہی ان سے بات چیت کرو؛ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ تمہیں اپنی گمراہی میں لےڈوبیں گے، یا پھر تم پر وہ کچھ ڈال دیں گے جسے تم جانتے ہی نہیں "

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (4 / 372).

بہر حال اس میں کوئی شك نہیں کہ آپ کا اہل سنت کی عورت سے شادی کرنا آپ اور آپ کے خاندان والوں اور آپ کی اولاد کے لیے بہتر ہے، مگر یہ کہ یہ عورت ایسی ہو کہ وہ بدعتیوں کے مابین رہتی ہو، بلکہ اس کو اس طرح کے ماحول سے نکالنے پر آپ کو اجر ہوگا.

مزید آپ سوال نمبر (8537) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

اور آپ کے لیے شادی کی ایسی تقریب منعقد کرنی جائز نہیں ہے جس میں حرام امور سرانجام نہ دیے گئے ہوں، مثلا رقص اور گانا بجانا، اور مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، چاہے ان کی جانب سے اس کی شرط بھی لگائی ہو تو ان کی شرط باطل ہو جائیگی، اور آپ کے لیے اسے پورا کرنا لازم نہیں.

سوال نمبر (7577) کے جواب میں ہم نے اس طرح کے موقف اور معاملہ کے علاج کے متعلق بات چیت کی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور سوال نمبر (9290) کے جواب میں آپ کو مباح اشیاء کا استعمال اور خوشی کے موقع پر کیا کچھ سنا جا سکتا ہے کے متعلق بیان کیا گیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور اگر وہ شادی کی تقریب پر اصرار کریں ۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کے کام نہ ہوں ۔ تو آپ کے لیے دو مختصر سی تقریب کرنی جائز ہیں، ۔ جیسا کہ اس طرح کی حالت میں لوگ کرتے ہیں ۔ ایك ان کے پاس اور دوسری اپنے خاندان والوں کے پاس.

سوم:

رہی گھر خریدنے کی شرط تو ان کے لیے یہ شرط جائز نہیں، الا یہ کہ یہ گھر ان کی بیٹی کا ہو، اور وہ چاہیں کہ آپ وہ

گھر اس كى ملكيت ميں ديں، اور بيوى كے ليے اس ميں كوئى مانع نہيں كہ وہ خاوند پر شرط ركھے كہ وہ اسے اس كے علاقے ميں ركھے يا كسى اور جگہ، يہ نكاح كے بعد اسے حق ہے كہ وہ اسے باقى ركھے يا پھر اسے ساقط كر دے.

نكاح كى شرطيں بيوى كے گھر والوں كا حق نہيں، الا يہ كہ اگر وہ اپنى بيٹى كى جانب سے بطور وكيل ہوں، يا پھر يہ شرائط بيٹى كى مصلحت كے ليے ہوں، ليكن اگر ولى كوئى ايسى شرط ركھے جس كا اس كى بيٹى سے كوئى تعلق نہيں تو يہ شرط جائز نہيں ہے.

بلكہ بيوى شرط لگا سكتى ہے، يا پھر اس كى جانب سے بطور وكيل ولى، اور ولى كو اص ميں موافق اور عدم موافقت كا حق حاصل ہے، حتى كہ مہر عورت كا حق ہے اور مہر كى تحديد كريگى يا پھر وہ اپنے ولى كو مہر محدد كرنے ميں وكيل بنائيگى.

اور بيوى يا اس كے ولى كے ليے ممكن ہے كہ وہ آپ كے سامنے " اپنے علاقے ميں رہائش كى شرط ركھيں، اور آپ كو يہ شرط پورى كرنا ہوگى، ليكن انہيں يہ حق نہيں كہ يہ گھر ملكيت ہو اور كرايہ پر نہ ہو.

اور جب آپ ان سے يہ شرط بالكل ختم كرنا چاہتے ہوں يا پھر كم از كم يہ كہ گھر كرايہ پر ہو ملكيت نہيں تو آپ كو چاہيے كہ آپ ان كے ساتھ بات چيت ميں نرم رويہ اختيار كريں اور اس كے ليے اہل علم اور حكمت كے ساتھ معاونت حاصل كريں تا كہ وہ آپ كى منگيتر كے گھر والوں سے بات چيت كريں اور اللہ سے دعا كريں كہ آپ كے ليے اس ميں آسانى پيدا كرے.

مزيد آپ سوال نمبر (20757) اور (10343) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

ہم آپ كو استخارہ كرنے كى وصيت كرتے ہيں؛ ہو سكتا ہے آپ يہ خيال كرتے ہوں كہ يہ عورت آپ اور آپ كى اولاد كے ليے بہتر ہے، ليكن معاملہ ايسا نہ ہو، اور بندہ تو جاہل ہے اسے اپنے پروردگار سے مدد مانگنى چاہيے جو اپنے بندے كے ليے خير كا علم ركھتا ہے، اور اس پر قدرت ركھتا ہے، اور بندہ تو عاجز و مسكين ہے اسے اپنے قادر رب سے مدد مانگنى چاہيے كہ وہ اسباب ميں آسانى پيدا كرے يا معطل كرے، اللہ تعالى ہى معاملہ كو اس سے پھيرنے پر قادر ہے، اور وہى اس كو اس كام سے دور كرنے پر قادر ہے، نماز استخارہ كى مزيد تفصيل آپ سوال نمبر (2217) كے جواب ميں ديكھ سكتے ہيں.

ہم اميد ركھتے ہيں كہ ہم نے آپ كے مسائل كا پورا جواب دے ديا ہے، يہاں ہم ايك تنبيہ كرا ضرورى سمجھتے ہيں:

بيوى كا انتخاب كرتے وقت دين والى عورت كو اختيار كريں، اور وہ عفت و عصمت كى مالك ہو اور بااخلاق ہو.

اللہ تعالی سے ہماری دعاء ہے کہ اللہ تعالی آپ کے لیے نیك و صالح اور فرمانبردار بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے، جو اللہ کی اطاعت میں آپکی مدد و نصرت فرمائے، اور آپ کو حرام سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .